وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ

الحمد للہ کہ درین ایام میمنت فرجام کتاب لاجواب موسوم بہ

گلدستۂ کرامات

در ذکر کرامات حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی

در مطبع احمدی دہلی طبع شد

سید عبد الرزاق سید عبد اللہ سید عبد العزیز سید عبد الجبار سید محمد عیسی سید ابو اسحاق
سید ابو الفضل محمد سید ابو نصیر سید محمد زکریا یحیی کہ تین صاحبزادی اوس مین سی صاحب
اولاد ہوی سید عبد الوہاب و عبد الرزاق و سید عبد اللہ اور باقی سب صاحبزادی لا ولد رہی
رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اسم شریف آنحضرت کا شیخ عبد القادر اور لقب مبارک
محی الدین ابو محمد اور مولد شریف شہر گیلان تہا اور مزار پر انوار بمقام اشرف البلاد بغداد
ہی اور تولد اپکا سنہ چارصد و ہفتاد و یک ہجری اقدس مین واقع ہوا کہ لفظ عاشق
سی اخذ کیا گیا ہی اور وفات شریف کی آنحضرت کی سال پانصد و شصت و دو ہجری
مین وقوع مین آئی کہ لفظ معشوق الٰہی سی عیان ہی اور سنین عمر اپکی کل اکیانوین
برس ہی کہ لفظ کامل سی ظاہر ہوتی ہین بقول شخصی لا اعلم جناب غوث اعظم
قطب عالم + کہ نورش تافت از مہ تا بماہی + سنینش کامل و عاشق تولد + وفاتش دان
تو معشوق الٰہی + روایات از جناب شیخ شہاب الدین سہروردی و حضرت
گنج بخش کبیر و عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہما کتاب بہجۃ الاسرار مین جو مین
تصنیف حضرت عالیدرجت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ ہی لکہا ہی کہ فرمایا
جناب شیخ الخیر والکل و غوث الثقلین و غوث الاعظم والفرد الافخم والبازی الاشہب
قطب ربانی محبوب سبحانی شیخ ابو محمد عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے کہ مین
اپنی جد امجد کی قدم پر ہون نہ اوٹہایا کوئی قدم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
کسی مقام سی کہ نرکہا مینے کہ نرکہا مین نی قدم اپنا اوس جگہہ پر اور جیسی کہ قدم
آنجناب رسالت مآب کی گردن سائر انبیا پر ہین ویسی ہی قدم ہمارے ہی گردن پر کل
اولیاء اللہ کی ہین اور جناب صاحب العلامات العالیہ والکرامات الجلیہ حضرت شیخ احمد
گنج بخش کبیر قدس سرہ اپنی رسالہ مین رکہتی ہین کہ مناقب اور کرامت حضرت
غوث الاعظم کے اسقدر ہین کہ نہین لکہی جاتی اور پر اوراق اشجار روی زمین
کی اگر کاغذ ہو جائین و شاخہائی درختان ہفت اقلیم سی اگر قلم بن جائین اور نویسندہ
تحریر کنندہ اونکی کل مخلوق جن و انسان و ملک و وحش و طیر تو بیشک قاصر ہون

اور عاجز آ جاتے ہیں اوسکی تحریر سے اور جناب شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے
ہیں کہ کرامات اور خوارق عادات حضرت غوث الاعظم کے بے شمار اور بے نہایت ہیں
جیسے کہ تھے معجزات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لا تعد و لا تحصے اور جیسے کہ آنجناب
رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم تھے نبی الثقلین ویسے ہی تھے آنجناب ولی الثقلین محبوب الٰہی
بلکہ شیخ الجزو والکل اور جیسے کہ جناب پیغمبر علیہ الصلوۃ الملک الاکبر روز میثاق سے
مرسل ہوئے اور فرمایا کہ کنت نبیا و آدم بین الماء والطین ویسے ہی آنجناب فیضمآب
روز میثاق سے ولی کئے گئے اور کتاب مناقب معراجیہ میں درج ہے کہ جیسے کہ نہیں بیٹھتی تھی
مکھی جسم مبارک خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر ویسے ہی دور رہتی تھی مکھی بدن شریف
آنحضرت عالی درجت سے اور جیسے کہ عرق در نور غرق جناب رسول مقبول علیہ الصلوۃ
والسلام کا ہوتا تھا معطر اور خوشبو بوئے مشک او عطر سے ویسے ہی معطر تھا عرق جسم
آنجناب کرامتمآب رضی اللہ تعالی عنہ کا اور جیسے کہ زمین کہا جاتی تھی بول و غائط آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کا اسی طرح کسی شخص نے بول و غائط آنجناب کا بھی بردہ زمین پر
نہ دیکھا اور اکثر فرمایا کرتے تھے آنحضرت رضی اللہ عنہ کہ تھا وجود جد سے محمد صلے اللہ علیہ
وسلم لا وجود عبد القادر پس یہہ کلام معرفت التیام آنحضرت کی دلالت کرتی ہے اوپر
فنای اتم اور محو کامل آنجناب کے بیچ ذات بابرکات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ
ازراہ فرط عشق و محبت ذات در ذات ہوکر فنا فی الرسول ہو گئی تھی ذاتاً و صفاتاً قولاً و
فعلاً حالاً و کمالاً کہ یہہ رتبہ سوای ذات غوثیہ کے اور کسی اولیاء اہل ولایت کو حاصل نہین
ہے پس ثابت ہوا کہ رتبہ حضرت غوث الاعظم کا سائر اولیاء اللہ سے اعلے اور بلند تر ہے
پس مریدان با ارادت اور معتقدان با اعتقاد آن جناب کو فرض عین ہے کہ محبت آنجناب
کی دل محبت منزل میں ایسی رکھیں کہ وہ محبت زن و فرزند اور خویش و اقربا سے فائق ہو
اور نگینہ دل میں نقش اسم مبارک آنحضرت کا لنقش علی الحجر قایم کریں اور مناقب و کرامات
آنجناب کرامتمآب کی گوش دل سے سنکر یقین کریں اور عشق اپنی کو بڑہاویں کہ رتبہ معلی
پاویں بتصدیق حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کہ من امن بکرامات الاولیاء فقد

امن معجزات الانبیاء ومن انکر بکرامانتھم فقد انکر معجزاتھم نعوذ باللہ
تعالیٰ منہا از مولف گوش کن از گوش باطن نام محبوب خدا + وان مکرم از ہمہ اکرام
محبوب خدا + گر تو از اہل یقینی با لب صدق و یقین + نوش فرما جرعہ از جام محبوب خدا +
شو مسلمان دور کن اسلام و کفر از اندرون + وز درون تسلیم کن اسلام محبوب خدا +
بندۂ خاصِ جناب کبریا شو بالیقین + فیض حاصل کن ز فیض عام محبوب خدا +
سرمہ کردند اہل بینش از رہ تصدیق دل خاکپای جملگی خدام محبوب خدا + حب محبوب خدا
در قلب خود کن جایگزین + کن سر دشمن تہ صمصام محبوب خدا + یاد کن نام جناب غوث
اعظم روز و شب + ہر سحر گو محی دین ہر شام محبوب خدا + در زمین آن نام نامی
بر زبان ہا ورد شد + بر فلک افراشتند اعلام محبوب خدا + کمترین خادم درگاہ او
شو سرورا + در جہان نامی شوی از نام محبوب خدا + **مناقب اول در ذکر شب
معراج آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے** فرمایا جناب فلک کاب غوث
الاعظم محبوب سبحانی قدس اللہ سرہ السامی نے کہ جناب سالت مآب امام المرسلین
خاتم النبیین رسول رب العالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام شب معراج تشریف فرما ئے
معراج ہوئے تو بعد طے منازل ہفت آسمان جب بوسیلہ جمیلہ جبرئیل تا سدرۃ المنتہیٰ
رونق افروز ہوئی تو جبرئیل رخصت ہوئی اور عرض کی کہ **شعر** اگر یکسر موی برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم + اوسوقت جناب الٰہی جل شانہ نی میری روح کو ارشاد کیا اوس
مین نی حسب ارشاد جناب باری قدم مبارک جناب پیغمبر خدا کا اپنی کاندہے پر
او ٹہایا اور پہونچا دیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تا مقام قاب قوسین او ادنیٰ
جب جناب رسالت مآب اس خدمت ہماری سی نہایت خورسند ہوی تو فرمایا —
یا ولدی قدمی ھذہ علیٰ رقبتک و قدماک علی رقاب کل ولی اللہ اور
فرماتی ہین مشائخان صاحب روایت کہ موجود تہی نشان قدم آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی بہی دوش مبارک آنحضرت پر جیسے کہ روشن تہا نشان مہر نبوت کا
دوش جناب رسالت مآب پر فرماتی ہین شیخ ابو القاسم سایانی قدس اللہ سرہ ربانی

عالی درجت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی گئی ہی بلکہ جب قدر اور اوج مظہر مرسلان والاشان
وپیمبران بلند مکان ہین سب کی سب مجلس عالی محبوب الٰہی کی رونق افروز رہتی تہی اور کئی
دفعہ ہمنی فرشتگان آسمانی وملائکان کروبیانی کو فوج در فوج روبروی آنحضرت کے
حاضر دیکہا ہی کہ آپ کی سخنان دلاویز وتقریر محبت آمیز سنکر مستفید ومستفیض ہوتی تہی
اور نیز جناب شیخ الابرار عبدالجبار نور العین آن محبوب کردگار فرماتی ہین کہ ولدی
وسیدی ومولای شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ السامی اکثر زبان حق ترجمان
سی فرمایا کرتی تہی کہ ہذا وجود جدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم لا وجود عبدالقادر اور نیز
روایت ہی کہ جناب سید العاشقین والمعشوقین سیدنا محی الدین ہر روز تیرہ سو چالیس
شاگردان دانشمند کو تعلیم علم تصوف وتوحید کیا کرتی اور جس طالب علم کی پاس
کتاب نہین ہوتی تہی اپنی قلم کرامت رقم سی لکہکر عنایت کرتی اور مریدان با ارادت
کو بہی شجرہ عالیہ سلسلہ طیبہ تحریر فرماکر عطا کرتی اور جب کبہی بمقتضای جسم عنصری
وقوع حدث ہوجاتا تو آپ غسل ووضو تازہ کرتے اور غسل کی واسطی ہی برلب دریا یا حوض
کی تشریف لی جاتی بلکہ ایک روز آنحضرت کو کچہہ خلل اسہال کا ہوا اور رات بہر مین
باون مرتبہ اتفاق جانی بیت الخلاء کا عمل مین آیا تو آپ نی باون مرتبہ ہی غسل تازہ کیا
اور جب اتفاقات زمانہ سی غلام یا کنیزک آپکی بیمار ہوجاتی تو خود بازار مین واسطی خرید
اشیاء ضروریہ کی جاتی اور ہنگام سفر بہی غلامان اپنی کو تکلیف کرنی کام کی نہین دیتی
تہی یہانتک کہ بعض اوقات آٹا بہی چکی مین پیس لیا کرتی اور خود ہی خمیر کرکرا اور
روٹیان پکاکر ہر ایک مسافر کو تقسیم فرماتے اور حسن اخلاق آپکی ایسی تہی کہ جو کوئی
خورد و بزرگ آپکی حصول زیارت کے واسطے حاضر ہوتا اوسکی تعظیم کو خود بدولت
کہڑی ہوجاتی اور اکثر کہانی مین آپ ترک حیوانات فرماتی تہی کہ کہانا آپ کا بغیر گوشت
اور گہی اور دودہ اور خضرات کی ہوتا تہا اور طعام بی نمک کی طرف بہی اکثر میل تہی
اور ایک ایک دن مین صدہا کرامات وخوارق عادات آپکی وجود با برکت آپ سی ظاہر
ہوتی تہین کہ خارج حافظہ تحریر اور تقریر سی ہین اور ایک دفعہ کا ذکر ہی کہ آنحضرت

گویا یہہ بھی ایک کرامات آنجناب مین داخل ہی کہ بالکل ایام یاس ہین اور چہرۂ مبارک
آنحضرت کا ایسا بصورت آفتاب روشن تہا کہ کیسا ہی مرد پر دل اور پر حوصلہ ہو کر خدمت
سراپا برکت مین حاضر ہوتا تو ماری رعب کی اوسکو تاب گفتگو نرہتی **فرد از مولف**

ہو جسکی سامنی بی تاب آفتاب کی تاب ✤ یہہ تاب کیا ہی مقابل ہو ماہتاب کی تاب ✤

غرض کہ حسن یوسفؑ اور اخلاق محمدیؐ اور صدق صدیق اکبر و عدل عمر و حلم عثمان
و شجاعت حیدری کلہم اونکی ذات بابرکات مین جلوہ گر تہی **غزل من مولف**

غوث دین بحر کرامت کسکے گہر پیدا ہوی ✤ واہ کیا برج نبوت پر قمر پیدا ہوئی ✤
ہین ثناخوان جنکی سارے وحش و طیر انس و جان ✤ کیا ہی ذی شان یہہ جن و بشر پیدا ہوی ✤
حسن یوسف خلق احمد اور شجاعت حیدری ✤ وصف تہی جتنی سو او نمین سر بسر پیدا ہوی ✤
تہی شہ مردان علی مرتضی شیر خدا ✤ غوث اعظم محی دین جنکی پسر پیدا ہوی ✤
ہی تن تنہا یہہ سرور العیاث ای شاہ دین ✤ ایک تن ہی جسیہ سورج و ضر پیدا ہوی ✤

مناقب سوم در ذکر طعام و شراب و عادات آنحضرت رضی اللہ عنہ

کے کتاب بدایۃ الاحوال مین تحریر ہی کہ جناب محبوب سبحانی قدس اللہ
سرہ السامی کبھی ایسا اتفاق ہو جاتا تہا کہ چالیس تار ارد گندم اور گوشت کامل
گاو کا تناول فرمالیتی تہی اور باوجود نوشجان کرنی اسقدر طعام بکثرت کی پہر بھی
آپکو حاجت قضاء حاجت اور بول کی نہین ہوتی تہی کیونکہ آتش عشق الٰہی اسقدر
آپکے سینہ بی کینہ مین جوش زن تہی کہ سبکا سب کہانا جل کر بہسم ہو جاتا تہا اور
کبھی ایسا موقع بہی وقوع مین آجاتا تہا کہ ایک ایک ہفتہ تک حالت صوم مین گذر
جاتا اور یہہ بہی قاعدہ مستمرہ اور عادت معہودہ تہی کہ آپ ہر نماز کیے وقت غسل تازہ
اور وضوء جدید فرماتی تہی کبھی تمام عمر مین ایسا اتفاق نہوا کہ آپ نی بی وضو تازہ
و غسل جدید ادای صلوٰۃ کیا ہو اوقات شبانہ روز آپکے منقسم تہی جس جس وقت مین
جو جو کام مقرر تہا وہی پیش تہا وہ وقت ہوا کرتا تہا اور اکثر اوقات آپکی شب و روز
مین ادای نوافل اور ذکر الٰہی مین صرف ہوتی تہی اور لباس مبارک آپکا بہی نہایت

نہایت عمدہ اور پاکیزہ اور بیش قیمت اور لطیف ہوا کرتا تہا اور کبہی کوئی پوشاک
ایک دن سی زیادہ آپ کی بدن پر نہین رہتی تہی اور سوداگر اور تجار اقالیم دور
و دراز سی پارچات عمدہ اور لباس ہای بیش قیمت آپکی واسطی لایا کرتی تہی اور
تمام عمر بہر مین آپنی کبہی پشت بقبلہ ہو کر اجلاس نہین فرمایا تہا اور اشیا معطر سے
آپ کو نہایت شوق تہا کہ بہنگام مصروفیت عبادت جسم شریف اور لباس کو اسقدر
عطر لگایا جاتا تہا کہ تمام مکان عالی شان مدرسہ معطر ہو جاتا تہا اور اکثر یہہ شعر
آپکی زبان حق ترجمان پر رہتا تہا شعر ہزار بار بشویم زبان بعطر و گلاب * ہنوز
نام تو گفتن کمال بی ادبی ست * اور بعض اوقات یہہ کلمات مسرت سمات بہی
فرمایا کرتی تہی قوت قلوب لمساکین لاحول ولا قوۃ الا باللہ وقوت
قلوب لعاشقین لا الہ الا اللہ غزل من مولف ای ز نور روی تو
روشن شبستان رسول وی ز سرو قد تو زیبا گلستان رسول دست تو پر از مراد
دوجہان شد از علی * دامنت شد پر گہر از فیض دامان رسول * قرۃ چشم حسن
فرزند دلبند بتول غنچۂ خوشرنگ و خوشبوی ز بستان رسول سید والا مناقب فخر
اولاد علی * بیش قیمت گوہری پر نور از کان رسول / رحم کن بر بسر و زار مرید کمترین
چون زدم از صدق دل دستی بدامان رسول منافت چہارم در بیان ہونی
ندای غیب آنحضرت رضی اللہ عنہ کو بعالم طفولیت در باب اختیار
کرنی درجہ عاشقی یا معشوقی کی مشائخان راست گفتار و راویان صدق
شعار بیان طراز ہین کہ جناب سلطان العاشقین و المعشوقین محبوب العالمین قدس
سرہ ایک روز بعالم طفولیت بصحن دولت خانہ فیض کاشانہ طفلان ہم عمری متوجہ
تہی کہ ناگاہ ایک آواز فیض انداز ہاتف غیب سی گوش حق نیوش جناب مین پہنچا
کہ ای محبوب مرغوب و معشوق مطلوب عاشقی اور معشوقی سی کونسا رتبہ آپ کی پسند خاطر
فیض مآثر ہی اوسکی درخواست کرکہ درگاہ عالم پناہ ہماری سی عطا ہو چنانچہ آپ
ہی صدا کو سنکر رہو ہی تو آپ متفکر ہوی بحضور ام الاختیار عالی تبار بلند وقار اپنی

اپنی کیطرف دیکھا تو حقیقت مین وہ لڑکی لڑکا نظر آئی شکر موہبت الٰہی بجا لاکر سجدہ
شکر ادا کیا کہتی ہین کہ ابروئی بال شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی کی ایسی دراز
تہی کہ آپ ؒ بالونکو سر پر رکہتی تہی اور پتانون کو اپنی کتف مبارک پر ڈال دیتی تہے
اور آپکی خادمان عالی شان بہی ایسی صاحب ارشاد ہوئی کہ بدرجات عالی غوثیت و
قطبیت کی پہونچی چنانچہ شیخ بہاؤ الدین ذکریا ملتانی اور قاضی حمید الدین ناگوری
اور شیخ سعدی شیرازی بہی اونہین کی مریدان والاشان سی ہین کہ مراتب آن حضرات
عالی درجات کی تمام عالم پر روشن ہین اور خاندان عالی شان سہروردیہ اونہین کے
ذات بابرکات سی ظاہر ہوا **غزل از مولف** غوث اعظم معدن نور وجمال حیدری
نور او شد بدر کامل از کمال حیدری + سیرت او سیرت ذات محمد یافتند + عینہ بودے
خصال او خصال حیدری + سید والا مناقب آن شہ عالی جناب + بود فرزندے
اولاد و آل حیدری + خلق احسن یافت محی دین زاخلاق حسن + وصل شد با نور
حق از اتصال حیدری + گشت اعجاز نبی از ذات پاک او عیان + ظاہر آمد از وجود
او جلال حیدری + جد امجد را بدوش پاک خود برداشتہ + زاسمان بر عرش بران شد
ببال حیدری + فعل او فعل نبی رحمۃ للعالمین + قال او بس معتبر آمد چو قال حیدری +
عید آمد در جہان شد دور غم درد و الم + شد عیان بر چرخ دین چون این ہلال حیدری
یافت آن لخت جگر از جد خود ارث بزرگ + نور معراج نبی قرب وصال حیدری +
طرفہ تر رنگین گل زیبا ز بستان رسول + خوش ثمر در باغ دنیا از نہال حیدری +
وہ چہ کم گردد ز لطف عام تو یا محی دین + حصہ یابد چو سرور از نوال حیدری +

مناقب بستم در بیان خریدنی پارچہ بیش قیمت آنجناب کے ایک سوداگر سی اور رنجیدہ ہونا خلیفہ بغداد کا اور اپنی جرم کے سزا کو پہونچنا

مخبران ہزار داستان و راویان نادرہ بیان سی خبر ہی کہ شہر
اشرف البلاد بغداد مین جس مقام عالی مقام مین دولت خانہ کرامت نشانہ محبوب
سبحانی تہا وہان ایک سوداگر مسافر آیا اور ساتگز کپڑا نہایت بیش قیمت ہمراہ لایا

اور ارادہ اوسکا یہہ تہا کہ اس کپڑے کو خلیفہ بغداد کی پاس حاضر کرکر قیمت بیش اور انعام
وافر پاوی گا جب سوداگر نی وہ کپڑا بحضور خلیفہ حاضر کیا اور عرض کی کہ اس کپڑے کی
قیمت ہزار دینار ہی یہہ تاجر کو سرکار والا مقدار سی عطا ہون اور انعام علاحدہ ملکر
یہہ کپڑا خزانہ عامرہ مین رکہا جاوی خلیفہ نی جو ہزار دینار قیمت اوس کپڑی کی
سنی تو خریداری پارچہ سی انکار کیا سوداگر کہ محض بامید حصول منافع قطع مسافت
بعید کرکر بحضور خلیفہ حاضر ہوا تہا وقوع اس حال سی دربار خلیفہ سی مایوس پہرا اوس
جس مقام پر فروکش تہا آکر نہایت بیقرار بحالت زار رونی لگا چونکہ وہ مقام مقام
دلارام غوث الاعظم سی قریب تہا خبر اوسکی بحضور پر نور محبوب سبحانی پہونچ گئی آپنی
ارشاد کیا کہ ایک خادم جاکر اوس تاجر مضطر کو معہ پارچہ حاضر حضور کری جب وہ غمزدہ
بحالت ابتر حاضر دربار فیض آثار ہوا تو آپنی وہ پارچہ سوداگر سی لیکر ارشاد کیا کہ اس
کپڑے کا پیراہن حضور اینجانب کیواسطی تیار کرو اور ہزار دینار خزانہ عامرہ ہماری سرکار
سی سوداگر کو دیدو جب سوداگر بحصول منافع اکبر اوس سرور جن و بشر سی رخصت ہوگیا
اور اوس کپڑی سی پیراہن آنجناب کا قطع ہوا تو بالشت بہر کپڑی کی پیراہن سی کمی ہے
اور بعد العرض خدام کے آپنی حکم دیا کہ ہماری گلیم سیاہ کہنہ سی تہوڑا سا ٹکڑا کاٹکر
بجای کمی پارچہ کی لگا دو اور پیراہن جلد تیار کرو چنانچہ حسب الارشاد تعمیل ہوئی
اور بجای کمی پارچہ بیش قیمت کے پارہ پارچہ گلیم سیاہ کہنہ کا لگایا جاکر پیراہن
مبارک طول و عرض مین مطابق جسم شریف تیار ہوا جب یہہ خبر خلیفہ بغداد کو پہونچی
تو آتش رشک سی جل گیا اور وزیر باتدبیر کو حکم دیا کہ تم بحضور غوث الاعظم حاضر ہوکر
عرض کرو کہ خلیفہ وقت نی وہ کپڑا بیش قیمت تصور کرکر بحکم کلوا و اشربوا ولا تسرفوا
ان اللہ لا یحب المسرفین خرید نکیا کہ ایسی کپڑی بیش قیمت کی خریدنی اونہی مین عین
اسراف تہا پس آپکو مناسب نہ تہا کہ جس چیز کو خلیفہ وقت خرید نکری آپ خرید کر لین اس
سی نہایت خفت خلیفہ کی ہوئی کہ سوداگر اپنی دل مین تصور کرتا ہوگا کہ خلیفہ بغداد
کی پاس یا تو دینار نہ تہی مفلس محض تہا دیا اونکے ہمت کم ہمت ایسی نہ تہی کہ ایسا

کپڑا بیش قیمت وہ خرید کرتا جب وزیر باتدبیر بحضور پیران پیر حاضر ہوا تو دیکھا کہ حضرت
اوسی کپڑی کا پیراہن پہنی ہوی بیٹھی ہین اور بجای کمی کپڑی کی پیراہن مین ایک پارچہ
کہنہ ٹانکا ہوا ہی یہہ حال حیرت مآل دیکھکر وزیر بولا کہ بلی رہی عالی ہمتی جناب غوثیہ
کی کہ اونکی نظر فیض اثر مین یہہ کپڑا بیش قیمت اور پارہ سیاہ کہنہ ایک قدر اور منزلت
رکھتا ہی پس ایسی جناب کی سامنی جانا اور بی ادبی سی کلام کرنا عقل دور اندیش
سی نہایت بعید ہی غرض کہ وزیر کے دل مین ایسی دہشت اور رعب حضرت کا چھایا
کہ مارے خوف کی کلام نکر سکا اور واپس جاکر بحضور خلیفہ حقیقت حال عرض کی خلیفہ
وزیر پر نہایت رنجیدہ ہوا اور اپنی فرزند کو بہت سی سوار پیادہ ہمراہ دیکر حکم دیا
کہ فی الفور بحضور محبوب سبحانی جاکر تقریر صدر عرض کری جب فرزند خلیفہ معہ
سواران ہمراہی بدروازہ محبوب الٰہی حاضر ہوا تو اوسوقت آنحضرت حالت مراقبہ
مین تھی شور و غل سپاہیان سواران سنکر آپنی سر مراقبہ سی اوٹھایا اور پسر خلیفہ
کو روبرو کھڑی ہوی دیکھا ہنوز کچھہ نوبت عرض اور تقریر کی نہین پہونچی تھی
کہ ملائکان حاضر الوقت کو ارشاد ہوا کہ پسر خلیفہ کو یہان سی اوٹھا کر ایسی مقام مین
پوشیدہ کرو کہ خبر اسکی کسی بنی نوع انسان تک نہ پہونچی موکلان الٰہی حسب الحکم
پسر خلیفہ کو اوٹھا کر لی گئی جب یہہ خبر حیرت اثر خلیفہ بغداد کو پہونچی تو سخت گھبرایا
اور فراق فرزند سی ایسا رویا کہ تمام منہہ اپنا اشکون سی دہویا مگر مارے خوف کے
خود بھی بحضور کرامت ظہور محبوب الٰہی کی حاضر نہین ہو سکتا تھا کہ اگر مین گنہگار
بحضور آن محبوب پروردگار حاضر ہونگا تو یقین ہی کہ مجھہ پر بھی یہی حالت بر آفت
گذری گی جب کچھہ چارہ اپنی حالت آوارہ کا نہ دیکھا تو مستغیثانہ بحضور اپنی
مرشد کے حاضر ہوا اور حقیقت حال عرض کی مرشد خلیفہ نی ایک نقش لکھکر خلیفہ
کو عطا کیا اور حکم دیا کہ رات کو وقت سونی کی زیر بالین رکھنا اور جو کوئی خواب مین
نظر آوی وس سی اپنا حال کہنا چنانچہ خلیفہ نی جب شب ہوا تو اوس نقش کو زیر
بالین رکھا تو شب اول بخدمت عالیہ حضرت صدیق اکبر و شب دوم بخدمت نعمت الاہا